ہفتہ 28- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 28- نومبر 1998ء 8 شعبان 1419 ہجری - 28- نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 266

بہتر خلق - بہتر فرد

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارہ میں نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔
فرمایا۔ تمہارے بہترین افراد وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور اخلاق اچھے ہوں۔
(مشکوٰۃ کتاب الادب باب الرفق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خداتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق مکمل کرنے تھے۔ اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کے کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خداتعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نہ کی۔ پھر مدینہ میں جب آپ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو عفو کر دیا۔ باوجود قوت انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 470)

اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو آج کل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں اور دلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے۔ دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 473)

جلسہ سالانہ لندن 1999ء

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 34 واں جلسہ سالانہ 30، 31 جولائی و یکم اگست 1999ء کو بروز جمعہ ہفتہ اتوار اسلام آباد ٹلفورڈ' برطانیہ' منعقد ہو گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری جائیداد برطانیہ کو افسر جلسہ سالانہ اور محترم عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر و امام بیت الفضل کو افسر جلسہ گاہ مقرر فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی اور تائیدات سماوی کے نزول کے لئے ابھی سے دعائیں شروع کر دیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔

"میں نے جیسا کہ پہلے زور دیا تھا ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے۔ کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون قرض حسنہ کو بڑھانے والا اس پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں اموال میں برکت پڑتی ہے ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے۔ پس وقف جدید آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں۔

اخلاق سے قلبی ایمان کا پتہ لگتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

"اخلاق ایک ایسی چیز ہے جو ہر ایک کو نظر آتے ہیں لیکن ایمان کو کوئی نہیں دیکھتا۔ کتنا ہی کسی کو یقین ہو کتنا ہی کسی کو وثوق ہو۔ اگر اپنے ظاہر پر اس کا اثر نہ ہو۔ تو کسی اور پر بھی اثر نہیں ہوتا۔ ایمان کا معاملہ بالکل پوشیدہ ہوتا ہے۔ اور کسی پر ظاہر نہیں ہوتا۔...... ایمان گو خداتعالیٰ کے نزدیک بڑی حقیقت رکھتا ہے اور اس کی اہمیت زیادہ ہے مگر بندوں کے نزدیک اس کی اتنی حقیقت نہیں۔ بندوں کے نزدیک تو اس چیز کی زیادہ حقیقت ہے جو ایمانی رنگ میں ہر وقت زیر نگاہ رہتی ہے۔ قلبی ایمان کی حقیقت بندوں کے سامنے نہیں ہوتی۔ وہ دل کے واقف نہیں ہوتے اس لئے کسی کے دل کی بات کا وہ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ان کے سامنے ظاہرا طور پر کچھ ہونا چاہئے تو وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ ایک نکتہ تھا لیکن افسوس کہ یہی نکتہ لوگوں کے سامنے مخفی ہو گیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ لوگ اس بات کو سمجھتے مگر برخلاف اس کے اس زمانہ میں ہمارے لوگ بالکل ہی نہ سمجھ سکے کہ قلب کی ساری کیفیتیں صرف خدا ہی جانتا ہے۔ قلبی حالت ہمیشہ انسان کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ اور انسان مطلقاً اس بات کو نہیں جان سکتا کہ کسی کے دل میں کس حد تک ایمان ہے۔ انسان جب بھی ایسا اندازہ لگائے گا۔ وہ کسی کے اعمال سے ہی لگائے گا۔ جو نظروں کے سامنے ہوتے ہیں۔ وہ اس کے عمدہ اخلاق کو دیکھ کر کہے گا کہ یہ ایماندار آدمی ہے۔ وہ اس کے معاملات کی صفائی دیکھ کر کہے گا کہ اس کا قلبی ایمان اچھا ہے۔ لیکن اگر اس کے اخلاق عمدہ نہیں اور اس کے معاملات کی صفائی نہیں تو کوئی شخص نہیں جو (باوجود اس کے ایمان کے جو کہ ایک قلبی کیفیت ہے) اس کے متعلق عمدہ رائے ظاہر کر سکے۔ پس اخلاق اور معاملات میں صفائی ہی ایک شخص کے قلب کا پتہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ اخلاق کو سنوارا جائے۔ اور معاملات میں صفائی پیدا کی جائے۔ اس بات کو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ میرے اندر ایمان ہے اور اس کے اخلاق اور معاملات اچھے ہیں لیکن وہ اپنے ایمان کو واقعات کے ساتھ ثابت کرنا چاہے اور لاکھ کہے کہ مجھ میں ایمان ہے اور اس پر وہ ایک نہیں بیسیوں قسمیں بھی کھا جائے۔ تو کیا کوئی شخص محض اس کی قسموں کی بناء پر اس کے کہنے کے مطابق مان لے گا؟ وہ ہرگز نہیں مانے گا کیونکہ وہ اس کی ان باتوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے جن سے ایمان کی شناخت ہو سکتی ہے"

(خطبات محمود جلد 180-181)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے

حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

فرمایا "یاد رکھو میں جو اصلاح خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ جیسا تہی دست آیا تھا تہی دست جاتا ہے۔"

پس آج کل جو ہمارا (دعوت الی اللہ) کا غیر معمولی دور چل رہا ہے جن ممالک میں بھی خصوصیت سے (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہے ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مغرب میں جرمنی سرفہرست ہے اور ان کے ایجنڈے میں بھی (دعوت الی اللہ) کے موضوع پر بہت زور دیا گیا ہے' ان کو میں یاد دلاتا ہوں کہ (دعوت الی اللہ) کے ذریعے ایسے لوگ چاہئیں جو حضرت مسیح موعود(-) کے قریب ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود(-) کا قرب ان کو ان جماعت کے ممبران کے ذریعہ نصیب ہو سکتا ہے جو (دعوت الی اللہ) میں ایک ذریعہ بنے ہوئے ہیں' براہ راست غائب کا تصور مشکل ہے۔ غائب کا قرب خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کسی ذریعے کو چاہتا ہے اسی لئے اللہ کا قرب حضرت اقدس محمد ﷺ کے قرب کو چاہتا ہے اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو خدا کو دیکھا کیونکہ رسول اللہ کی صفات میں خدا جلوہ گر ہے۔

پس یہ بہت ہی اہمیت کا مضمون ہے۔ **جس کو آپ قریب سے دیکھیں وہ آپ کے دل پر قابض ہو جاتا ہے۔ اللہ کو آپ براہ راست قریب سے دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کا کوئی وسیلہ ہو۔ جسے قریب سے دیکھیں تو اس کی محبت آپ پر غلبہ کرے مگر وہ محبت ایسی ہو کہ اس کے غلبے کے ساتھ اللہ کی محبت از خود غلبہ کر جائے۔** یہ وہ مضمون ہے جو آج بھی اسی طرح اہمیت رکھتا ہے اور آپ سب میں اگر مسیح موعود دکھانے کی صفات موجود نہ ہوں تو آنے والے جیسے سوکھے آئے تھے ویسے سوکھے چلے جائیں گے اور ان کا کوئی بھی مستقل گہرا تعلق جماعت احمدیہ سے قائم نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ فرمایا "جیسا تہی دست آیا تھا تہی دست جاتا ہے۔"

"یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ بیٹھے آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی۔ اللہ ہی اللہ ہے میرے صحابہ کے اندر۔" کتنا عظیم الشان تعریف کا فقرہ ہے جو صحابہ کے حق میں حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ نے بیان فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی میرے صحابہ میں اللہ ہے' اللہ ہے جس نے اللہ کو ڈھونڈنا ہے تو میرے صحابہ کو دیکھے۔ فرماتے ہیں۔ "گویا صحابہ خدا کا روپ ہو گئے۔" اور جو بات میں نے بیان کی تھی اس میں صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ ہی روپ نہیں تھے بلکہ جن جن پر حضرت رسولؐ اللہ کی محبت غالب آئی وہ بھی خدا ہی کا روپ ہو گئے۔

"یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اور دور ہی بیٹھے رہتے" یعنی یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ صحابہ جن کی تعریف میں فرمایا گیا اللہ اللہ وہ رسول اللہ ﷺ سے دور بیٹھے رہتے اور ان کو یہ درجہ مل جاتا۔ "یہ بہت ضروری مسئلہ ہے خدا تعالیٰ کا قرب بندگان خدا کا قرب ہے" یہ وہ فقرہ ہے جس کو بہت احتیاط سے جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے میں اگر ادنیٰ سا بھی فرق کیا گیا تو ایسا شخص شرک میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ جتنی صوفیاء کی تحریکات چلی ہیں وہ بالآخر اسی شرک میں مبتلا ہو گئیں کہ وہ بزرگ جن کو دیکھ کر خدا یاد آیا کرتا تھا کسی زمانے میں اس بزرگ کو دیکھ کر وہ بزرگ ہی یاد آنے لگ گیا اور خدا کا تصور غائب ہو گیا۔ ایسے لوگ خدا رسیدہ نہ بن سکے بلکہ بزرگوں کا خیال کر کے اسی تصور میں مگن رہے اور اللہ کا یاد آنا بھلا بیٹھے۔ پس آنحضرت ﷺ جن بندگان خدا کے اندر خدا دکھا رہے ہیں وہ وہ تھے جن کو دیکھ کر وہ بندے یاد نہیں رہتے تھے' خدا ہی یاد آتا تھا۔ جتنے صحابہؓ تھے ان کو دیکھ کر یہ نہیں تھا کہ کسی کو فلاں صحابی سے عشق ہو گیا' کسی کو فلاں صحابی سے عشق ہو گیا۔ سارے صحابہ میں' جیسے اصحابیؐ کالنجوم فرمایا ہے۔ سارے صحابہؓ میں وہ خدا کی روشنی تھی اور ہر ایک کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا اور سب کو دیکھ کر بھی خدا یاد آتا تھا۔ تو ایسا خدا نما نہ بنیں کہ آپ اپنی ذات کو اچھال دیں اور آنے والے آپ کو دیکھ کر آپ کے مداح تو ہو جائیں مگر مسیح موعود کو آپ میں نہ دیکھ سکیں اور خدا کو آپ کی ذات میں نہ دیکھ سکیں۔ (الفضل 13-جولائی 98ء)

نام رکھتے ہیں

رُخ بہ قبلہ مدام رکھتے ہیں
کام سے اپنے کام رکھتے ہیں

یاد اللہ رسول کو ہم لوگ
صبح رکھتے ہیں شام رکھتے ہیں

کوئی سر پیر دشمنوں کا نہیں
ہم تو محکم نظام رکھتے ہیں

کیا رقیبوں سے مٹ سکے گا یہ
ہم جو دنیا میں نام رکھتے ہیں
آج مرشد ہمارے دنیا میں
کتنا اونچا مقام رکھتے ہیں

عالمی میکدے میں شرق و غرب
مینا رکھتے ہیں جام رکھتے ہیں

آنے والوں کے واسطے دل میں
جگہ اور انتظام رکھتے ہیں

جو جھکا دے سپوت ایٹم کے
ہم وہ علمِ کلام رکھتے ہیں

دیکھ کر جس کو لڑکھڑائے عدو
ہم وہ طرزِ خرام رکھتے ہیں

ان کی نظروں میں بادشہ کیا ہیں
جن کو سائیں غلام رکھتے ہیں

ہم قلم سے اور ایم ٹی اے سے ظفرؔ
دین کا اونچا نام رکھتے ہیں

راجہ نذیر احمد ظفر

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد پورا کرو

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا خطبہ جمعہ

(فرمودہ 24-اکتوبر 1913ء بمقام قادیان)

حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے سورۃ اخلاص پڑھ کر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی طاقت دی ہے۔ ایسی قوتیں اسے بخشی ہیں جن کی وجہ سے یہ سب پر حکمران ہے حالانکہ جسم کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر ہیں۔ باوجود اس کے بعض قوتیں اس میں ایسی ہیں جن سے کام لے کر انسان ان بڑے بڑے جانداروں پر حکومت کرتا ہے۔ انسان کو تو یہاں تک دسترس حاصل ہے کہ اسے پر نہیں دیئے گئے پھر بھی یہ اڑ سکتا ہے۔ وہ حشرات الارض جو اسے کھلی آنکھ سے نظر نہیں آسکتے ان پر بھی اس نے قابو پالیا اور ان کے ہلاک کرنے کا سامان بہم پہنچا لیا۔ سورج۔ چاند۔ ستارے کروڑوں میل پر واقع ہیں ان سے بھی یہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ آفتاب کی روشنی سے کام لیتا ہے۔ بجلی سے کام لیتا ہے۔ ایتھر سے کام لیتا ہے۔ غرض جو کچھ دنیا میں ہے یہ ان پر حکمران ہے۔ مگر باوجود اس طاقت و حکومت کے کمزور ایسا ہے کہ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں بتا سکتا کہ میں زندہ رہوں گا۔ ایک طرف ایسی طاقت اور ایک طرف ایسی کمزوری بتاتی ہے کہ ایک ہستی ہے جو سب پر حکمران ہے۔ وہ بادشاہ جس کی سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا۔ اپنی تاجپوشی کے دربار کا اعلان کرتا ہے اور آخر مجبور ہو کر ایک عمل جراحی کراتا ہے اور دربار ملتوی کرنا پڑتا ہے۔

بے شک وہ بڑی حکومت کا مالک تھا مگر خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ میں احکم الحاکمین ہوں۔ غرض انسان کے اندر ایسی شہادتیں موجود ہیں جو اسے متنبہ کرتی رہتی ہیں کہ تجھ پر حکمران ایک طاقتور ہستی ہے۔ اور وہ ایک ہے۔ اس کے سوا جن چیزوں کو بعض نادانوں نے معبود ٹھہرایا وہ تو ایسی کمزور ہیں کہ خود انہی کے بھائی بند دوسرے انسانوں نے اس میں تصرف کیا۔

گنگا میں کوئی نہر نہ تھی۔ خوش اعتقادوں نے کہا کہ یہ پرمیشر کی ہے۔ اس میں سے حصہ نہیں لینے دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس میں سے بھی نہر کاٹ لی۔ اور کسی نے خوب برجستہ مصرع کہا۔ ع کاٹ لی تے نہر گنگا کاٹ لی۔ بے شک انسانوں کو ایسی طاقتیں دی گئی ہیں۔ مگر دوسری طرف اسے حد سے بڑھنے نہیں دیا۔ وہ بڑے بڑے دعوے کرتا ہے لیکن ایسی ٹھوکر دیتا ہے کہ اسے اقرار کرنا پڑتا ہے مجھ پر حکمران ایک اور ہستی ہے۔ ایک مقام کے لوگوں نے حضرت اقدس سے ایک بیت الذکر کے بارے میں عرض کیا۔ فرمایا اگر ہمارا سلسلہ سچا ہے تو یہ بیت الذکر تمہیں مل جائے گی (بعض وقت قبولیت کے اور خاص ہوتے ہیں) اس کے بعد مقدمہ شروع ہوا۔ جج جس وقت فیصلہ کے لئے بیٹھے تو ایک جج نے جو مسلمان تھا مخالفت شروع کی۔ وہ فیصلہ خلاف احمدیوں کے لکھ کر گھر سے چلنے لگا۔ اور نوکر کو بوٹ پہنانے کا حکم دیا۔ کہ جان نکل گئی۔ پھر اس کے قائم مقام جو جج ہوا۔ اس نے احمدیوں کو بیت دلا دی۔ یہ خدا کے کام ہیں اور وہ اپنی باتیں یوں منواتا ہے اس میں کسی انسان کا دخل نہیں ہو سکتا۔ کوئی عہدے میں خواہ کتنا بڑھ جائے۔ وائسرائے ہو یا نواب بادشاہ ہو یا دنیا کی اصطلاح کے مطابق شہنشاہ (اصل شہنشاہ تو خدا ہے) آخر ایک غریب کی طرح مٹی میں دفن ہوتا ہے۔ یہ تو بادشاہوں کا حال ہے مگر ان سے بھی بڑھ کر ایک اور گروہ ہے جن کے مقابلے میں بادشاہ ہمیشہ ہارتے رہے ہیں۔ یعنی انبیاء۔ وہ بھی خدا کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔

دیکھو حضرت موسیٰ جیسے آدمی نے فرعون جیسے مطلق العنان (اپنے آپ کو رب الاعلیٰ) کہنے والے بادشاہ کا مقابلہ کیا۔ اور وہ آپ کے سامنے ذلیل و خوار سمندر میں غرق ہوا۔ مگر خود جب خدا کا فرستادہ ملک الموت آیا تو اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ کر سکے۔ حتیٰ کہ (ماموروں) میں سے جن کو معبود ٹھہرایا گیا۔ جیسے کرشن۔ رام چندر۔ ۔ ان پر زیادہ مصیبتیں ڈالی گئیں۔ اور ان میں ایسی کمزوریاں لگا دیں کہ جن سے صاف کھل جائے۔ یہ کسی اعلیٰ و مقتدر ہستی کے ماتحت ہیں۔

الغرض ھو اللہ احد کا مسئلہ ایسا صاف ہے مگر پھر بھی بعض انسان ایسے گرے کہ انہوں نے پتھروں کو معبود بنایا۔ درختوں دریاؤں کو معبود بنایا۔ سانپوں کو معبود بنایا۔ پیدا ہونے والوں مرنے والوں کو خدا بنایا۔ پھر بعض نے روپے کو خدا بنایا۔ بعض نے اپنے دوستوں کو۔ حالانکہ خدا نے اپنے وقت پر ان سب چیزوں کی حد درجے کی کمزوری ثابت کر دی۔ جس دوست پر کسی نے بھروسہ کیا۔ کام پڑنے سے پہلے اسے ہلاک کر دیا۔ تا یہ جان لے کہ توکل کے قابل اور ذات ہے جو حیّ و قیوم ہے۔ ٹھوکر لگنے پر تو بہت سمجھ جاتے ہیں مگر مبارک ہے وہ انسان جو ٹھوکر لگنے سے پہلے خدا کی باتوں پر ایمان لائے اور اسے ایک جانے۔ مانے اور اسی کی ذات پر کل امور میں بھروسہ کرے۔ دیکھو ہندہ نے جب بیعت کی اور حضرت نبی کریم ﷺ نے لا تشرکن باللہ کہا۔ تو اس نے کہا کیا اب بھی ہم خدا کا شریک کسی کو بنا سکتے ہیں۔ اتنا مقابلہ کیا۔ ایک طرف ہزاروں لاکھوں آدمی اور دوسری طرف معدودے چند۔ مگر نہ کثرت کام آئی اور نہ بتوں نے کچھ مدد کی۔ جس سے حق الیقین کی طرح ہم پر یہ مسئلہ کھل گیا کہ ھو اللہ احد۔ ہندہ اور اس کی قوم نے یہ سمجھا مگر بہت سی ٹھوکریں کھانے کے بعد۔ لیکن وہ انسان کیا مبارک ہے جو اس مسئلہ کو پہلے سمجھے اور یقین کرے۔

خدا ہی معبود ہے اور وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں کوئی مدمقابل نہیں۔ صرف وہی ذات ہے جو صمد کہلانے کی حقدار ہے کیونکہ صمد اسے کہتے ہیں جس کی مدد کے بغیر کوئی کام ہو ہی نہ سکے۔ اس معبود برحق کو ناراض نہ کرو۔ دیکھو ایک گورنمنٹ کسی پر ناراض ہو جائے تو سب دوست و احباب اسے چھوڑ جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں کا ذکر ہے۔ جب گورنمنٹ لالہ لاجپت رائے پر ناراض ہوئی تو آریہ سماج (جس کی وہ از حد مدد کرتے رہے اور کرتے ہیں) نے ریزولیوشن پاس کئے کہ ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں تو پھر وہ احکم الحاکمین جس پر ناراض ہو اس کا کیا حال ہو گا۔ پس تم سب اس ذات پاک کو راضی کرو۔ اور اس کی ایسی عبادت کرو جیسا کہ حق ہے عبادت کرنے کا۔ شرک سے بھی انسان جبھی بچ سکتا ہے کہ ہر امر میں اللہ کی فرمانبرداری کا خیال رکھے۔ اسے خوش کرو تو سب خوش۔

مخلوق کو خوش کرنے کے درپے ہونے سے کیا بن سکتا ہے۔ خالق کو راضی کرو پھر سب راضی ہی ہیں۔ دعائیں کرتے رہو۔ کہ بڑی بڑی خفیہ راہوں سے شرک آتا ہے۔ سب سے بڑا شرک تو اسی زمانے میں دنیا پرستی کا تھا۔ جسے امام نے یہ عہد لے کر توڑا۔ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ اب اس عہد کو نباہو۔ اگر ہم میں بھی امانتوں میں خیانت کرنے والے چوریاں کرنے والے۔ رشوتیں لینے والے۔ جھوٹ بولنے والے ہوں تو ہم میں اور غیر میں فرق کیا ہوا۔

حضرت اقدس کے زمانہ میں ہم سیکھتے تھے۔ اب ہمارے کام کرنے کے دن آئے ہیں۔ چاہیے کہ پورے جوش کے ساتھ اس (خدا) کی فرمانبرداری میں لگ جائیں اور لوگوں کو اس واحد خدا اور اس کے مامور کی طرف بلائیں تا ان مصائب سے نجات پائیں جو عذاب الٰہی کی صورت میں ہر طرف سے بڑھ رہی ہیں۔

(الفضل 29-اکتوبر 1913ء)

ارشادات حضرت مصلح موعود

صحابہ رسولؐ کی بے لوث قربانیاں

فرمایا:-

میں نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا۔ کہ بعض لوگوں کی ذہنیتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں ہر کام میں سودے کا خیال رہتا ہے اور وہ جب بھی کوئی قربانی کرتے ہیں۔ اس کے معاً بعد یہ دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہمیں اس قربانی کا بدلہ کیا ملا۔ آج مجھے خیال آیا کہ جس قسم کی خواہشات ہمارے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور جو تکالیف قربانی کی وجہ سے ہمارے جسم محسوس کرتے ہیں۔ ویسی ہی تکالیف صحابہؓ کے جسم محسوس کیا کرتے تھے۔ مگر وہ کچھ ایسے صابر لوگ تھے۔ کہ باوجود اس کے کہ انہیں قربانیاں ایسی کرنی پڑیں۔ جن کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات سمائی ہوئی تھی۔ کہ ضروری نہیں کہ ان قربانیوں کا بدلہ ہمیں دنیا میں ہی ملے۔ بلکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم قربانیوں میں ہی اپنی عمر گزار دیں۔ اور اسی حالت میں فنا ہو جائیں۔ تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی مشیتوں میں سے ایک مشیت ہو گی۔ پس وہ قربانیوں کا بدلہ ان فضلوں پر قیاس نہیں کیا کرتے تھے۔ جو اس دنیا میں ان کے شامل حال تھے۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی امید پر قربانی کرتے تھے۔ جو اگلے جہان میں انہیں ملنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی رضاء کے لئے مکہ چھوڑ دیا۔ پھر ہم میں سے بعض لوگ وہ تھے۔ جن کو اپنی قربانیوں کا پھل چکھنا نصیب نہ ہوا۔ اور ایمان کا بیج جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بویا تھا وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ثمرور درخت کی صورت اختیار نہ کر سکا۔ لیکن بعض ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے جو بیج ایمان کا بویا تھا۔ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے بڑھا۔ اس کا پھل پختہ ہوا۔ اور اب وہ اپنی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں۔ اس سے ان کی مراد اپنا نفس تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اتنی لمبی زندگی دے دی۔ کہ اب میں ان قربانیوں کا پھل چکھ رہا ہوں۔ لیکن وہ فرماتے ہیں۔ ہمارے بعض بھائی ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے یہ پھل بالکل نہ چکھا۔ چنانچہ ان میں سے ایک مصعب بن عمیرؓ بھی تھے۔ یہ ہجرت کے معاً بعد جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کی مظلومیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خبابؓ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ایسی حالت میں فوت ہوئے جبکہ ان کے کفن کے لئے پورا کپڑا بھی موجود نہیں تھا۔ صرف ایک چادر ملی۔ مگر وہ اتنی چھوٹی تھی۔ کہ اس سے ہم ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ پاؤں ڈھانکتے۔ تو سر ننگا ہو جاتا۔ آخر رسول کریم ﷺ سے عرض کیا گیا۔ کہ مصعب بن عمیرؓ کے لئے کفن پورا نہیں۔ صرف ایک چادر ہے۔ مگر اس سے ان کا سر ڈھانکتے ہیں۔ تو پیر ننگے ہو جاتے ہیں۔ پیر ڈھانکتے ہیں۔ تو سر ننگا ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ان کا سر ڈھانک دو۔ اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ آج کل اگر ایک غریب سے غریب شخص کا بھی اپنے بیوی بچوں میں انتقال ہو۔ اور اس کی حالت یہ ہو۔ کہ اس کے لئے پورا کفن مہیا نہ ہو سکے۔ تو شاید اس وقت کی یہ حالت دیکھ کر کہ ہمارے پاس اتنا سامان بھی نہیں کہ ہم اس کے پاؤں ڈھانک سکیں اور ہمیں گھاس پھونس ڈالنا پڑا ہے۔ اس کے بیوی، بچے چیخیں مار مار کر بے ہوش ہو جائیں۔ کہ ہماری غربت کہاں تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن رسول کریم

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

غصہ اور اس کے نقصانات

غصہ ایک ایسا مہلک مرض ہے جو انسان کی جان بھی لے سکتا ہے زیادہ غصہ سے بعض اوقات دماغ کی نس پھٹ جاتی ہے جس سے موقع پر ہی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اسے اخلاق سیئہ میں شمار کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں غصہ پر قابو پانے کا ذکر سورہ آل عمران آیت:135 میں متقیوں کے حوالے سے یوں ملتا ہے۔ وہ لوگ خوشحالی اور تنگدستی میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

جو شخص غصہ کو دبالیتا ہے وہ صابر بھی ہے اور بہادر بھی۔

بخاری کتاب الادب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔"

غصہ پینا اگرچہ زہر پینے سے بھی زیادہ تلخ ہے مگر اسی میں بہتری ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 157)

جب انسان غصہ میں آتا ہے تو غصہ کے تناسب سے اس کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ اگر انسان صحت مند رہنا چاہتا ہے تو اسے اپنے غصہ کو قابو میں رکھنا چاہئے کیونکہ غصہ کی حالت میں نظام انسانی کے تمام عضلات بہت ہی سکڑ جاتے ہیں۔ سکڑنے کا یہی عمل اعصاب اور معدہ پر پڑتا ہے۔

عام طور پر طاقتور آدمی غصہ کا جلد شکار ہو جاتا ہے کیونکہ دماغی جوش کا دوسرا نام غصہ ہے جو طاقتور آدمی کے زیادہ قریب رہتا ہے۔

قابو پانے کے طریقے

جس انسان کو اپنے غصہ پر قابو نہیں اس کی زندگی اپنے ہاتھ میں نہیں۔ غصہ پر قابو پانے کے کئی طریقے ہیں۔ غصہ آئے تو صبر کیا جائے۔ وضو کرنے سے بھی غصہ کم ہو جاتا ہے۔ جگہ بدل لینے سے بھی غصہ کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور استغفار کرنا بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ غصہ پر قابو پانے کے حضرت مسیح موعود نے دو ایمان افروز واقعات کا اپنے ملفوظات میں ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک حضرت امام حسنؓ کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"کہتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چاء کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا۔ والکاظمین الغیظ (آل عمران: 135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کظمت۔ غلام نے پھر کہا والعافین عن الناس۔ کظم میں انسان غصہ دبالیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا، مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے عفو کیا۔ پھر پڑھا واللہ یحب المحسنین۔ محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔"

(ملفوظات جلد1 ص 115)

دوسرا واقعہ حضرت علیؓ کا ہے۔ فرمایا:۔

"کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لئے لڑتے تھے۔

آخر حضرت علیؓ نے اس کو اپنے نیچے گرالیا۔ اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے۔ اس نے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا۔ لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات کیا ہوگی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 440)

انسان کی صحت کے ساتھ ساتھ اس کی خوبصورتی کا تعلق بھی ٹھنڈے مزاج سے ہے۔ غصہ کی وجہ سے پٹھوں پر دباؤ بڑھتا ہے۔ جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے جو فالج کا باعث بھی بن جاتی ہے۔

امن چھن گیا ہے

غصہ اور اس کے مہلک اثرات نے معاشرہ کا امن سکون چھین لیا ہے۔ سخت کلامی باعث افتراق بن چکی ہے۔

افلاطون کا قول ہے "غصہ کی مقدار بات چیت میں اتنی ہونی چاہئے جیسے کھانے میں نمک، کہ جب تک ایک اندازے پر رہتا ہے تو ہاضم، ورنہ فاسد ہے۔"

(مخزن اخلاق ص 264)

حکایت ہے کہ ایک شخص نے کسی بزرگ کے پاؤں پر ایسی چوٹ ماری کہ وہ بے قرار ہو گیا مگر غصہ نہ ہوا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ غصے کیوں نہ ہوئے۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ میں نے یہ سمجھ لیا کہ میرا پاؤں پتھر پر سے پھسل گیا اور چوٹ لگ گئی اس سبب سے غصہ نہ کیا۔

(مخزن اخلاق ص 603)

حضرت مسیح موعود نے کیا خوب فرمایا ہے۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

احساس کمتری کا شکار لوگ بھی غصہ کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔ کمزور صحت بھی اس میں معاون بن جاتی ہے۔ معاشرتی ناہمواریاں اور ناانصافیاں بھی غصہ میں اضافہ کا باعث بن رہی ہیں۔ خود غرضی، مفاد پرستی، لالچ، حرص اور تقویٰ سے دوری بھی غصہ کی پھیلائی ہوئی بربادیوں اور تباہیوں کا باعث ہے۔ یہ زندگی کے وہ رنگ ہیں جو بہت پھیکے ہیں اور دلوں میں بے چینی اور افسردگی پیدا کرتے ہیں جبکہ حسین اور دلکش رنگ تقویٰ کے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

رنگ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوبتر
ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا سنگار

نیز آپ فرماتے ہیں۔

"اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے، جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے، کیونکہ غضب اس وقت ہوگا۔ جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔"

(ملفوظات جلد1 ص 22-23)

خطرناک نقص

حضرت مصلح موعود...... نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مورخہ 15- اکتوبر 1944ء کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے باہمی لڑائی جھگڑوں سے منع کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تیسری چیز لڑائی جھگڑا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ عادت ابھی برابر جاری ہے۔ ذرا سی بات ہوتی ہے لیکن اس پر آپس میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ایک خطرناک نقص ہے جس کا ازالہ ضروری ہے۔ بسا اوقات انسان ہنسی مزاح میں کوئی بات کہہ رہا ہوتا ہے مگر دوسرا اس مزاح کو برداشت نہ کر کے لڑائی جھگڑے کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ حالانکہ ایسے حالات میں بات کو ہنسی میں ٹال دینا زیادہ مناسب ہوا کرتا ہے مگر بعض دفعہ ایک شخص غصیلا ہوتا ہے اور مزاح کو برداشت نہ کر کے وہ لڑ پڑتا ہے۔ جہاں ایسی صورت پیدا ہو وہاں دوسرے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خاموش رہے۔ اور وہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔ ہر بات جو ناپسند ہو اس پر لڑائی شروع کر دینا معاملہ کو بلاوجہ طول دینا اور تفرقہ و شقاق کی صورت پیدا کر کے مقاطعہ تک نوبت پہنچانا اور بول چال بند کر دینا ہرگز ایک مومن کے شایان شان نہیں۔ اگر ہر شخص کو اس امر کی اجازت دے دی جائے کہ جس سے چاہے بول چال بند کر دے جس سے چاہے تفرقہ اختیار کر لے تو قوم کی ٹوٹتے ٹوٹتے کوئی حیثیت ہی باقی نہیں رہ جاتی۔"

(مشعل راہ ص 453)

غصہ پر قابو پانے کا ایک یہ طریق بھی ہے کہ اس وقت انسان اپنی کسی کمزوری کو یاد کرے اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول...... فرماتے ہیں۔ "ایک شخص کو کسی شخص نے کہا کہ تو جھوٹا ہے وہ بہت ناراض ہوا۔ اور اس کی ناراضگی امام کے کان میں پہنچی۔ آپ ہنس پڑے اور فرمایا کاش کہ اس قدر غضب کو ترقی دینے کی بجائے اپنے کسی جھوٹ کو یاد کر کے اس کو کم کرتا۔"

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 256)

جب تک انسان کو اپنے نفس پر قابو نہ ہو کامیاب زندگی کا حصول ناممکن ہے اور نفس پر قابو کے لئے ہمت، حوصلہ، صبر اور برداشت سے کام لینا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر انسان کو اتنی ہمت اور طاقت تو دی ہوئی ہے کہ اگر وہ مذکورہ صفات سے متصف ہو کر ان کا مظاہرہ کرنا چاہے تو اس کے لئے ناممکن نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کسی جان پر بھی اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ چنانچہ صبر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول...... نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ:۔ "ایک رئیس تھا اس کے حضور میں ایک شخص نے عرضی دی کہ حضور کی قوم کے ایک آدمی نے مجھے گالی دی ہے اسے بلایا گیا۔ رئیس نے اس آدمی کو سخت گالیاں دیں جو اس کی شان سے بعید تھیں۔ اخیر اس حاکم نے اس سے پوچھا۔ تم نے اس آفیسر کی کیوں بے عزتی کی؟ تو وہ کہنے لگا کہ اس نے مجھے گالی دی تھی۔ پھر مجھ میں تاب حوصلہ نہ رہی۔ رئیس نے کہا کہ صبر کی طاقت تو تجھ میں ہے۔ دیکھو میں نے بھی تجھے گالیاں دیں اور تم چپکے ہنسا کئے۔ اگر لوگ صبر کریں تو بہت سی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جاوے۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 454)

مسیح موعود کا نمونہ

نفس پر قابو پانے کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود اپنی مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

ایک نڈر اور خدا ترس حکمران

سلطان صلاح الدین ایوبی

سلطان صلاح الدین ایوبی اسلام کا وہ نامور مجاہد تھا جس کا نام آج بھی مسلمانوں کے خون میں زندگی کی لہر دوڑا دیتا ہے۔ مسلمان فاتحین میں صلاح الدین ایوبی کا نام ان لوگوں میں لیا جاتا ہے جس نے عیسائیوں کے ساتھ خاص طور پر ٹکر لی جبکہ وہ مسلمانوں کو شکست دینے کی بھرپور پوزیشن میں تھے۔ برطانیہ سے لے کر بلقان تک کے تمام بادشاہ متحد ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ ان کی پشت پر پوپ کی تمام تر قوت تھی جس نے عیسائی عوام میں ایک ہیجان برپا کر رکھا تھا لیکن صلاح الدین کی فراست۔ ذہانت۔ اور جنگی مہارت نے ان تمام متحدہ فوجوں کو ایسی شکست دی کہ اس کی مثال تاریخ عالم میں ملنی مشکل ہے۔ غرض تاریخ اسلام میں مسلمانوں کے اس مجاہد فاتح کا نام ہمیشہ جرات' بہادری اور دلیری کی علامت کے طور پر لیا جاتا رہے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خراج تحسین

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلیج کی جنگ 1991ء کے دوران جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں آپ نے سلطان صلاح الدین ایوبی کا ذکر بڑے احترام سے کیا۔=

آپ نے فرمایا۔

صلاح الدین بننے کے لئے بہت سی صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور ان صلاحیتوں کے علاوہ لمبے صبر کی ضرورت ہے۔ سلطان صلاح الدین نے سب سے پہلے عالم اسلام کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی تھی۔ زندگی کا ایک بڑا حصہ مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی عرب ریاستوں کو یکجا کرنے اور ایک مرکزی حکومت بنانے پر صرف کر دیا اور جب وہ گھر کے حالات سے پوری طرح مطمئن ہو گئے تب انہوں نے فلسطین کے دفاع کے لئے تمام عالم کی طاقتوں کو چیلنج کیا۔ دنیا جانتی ہے کہ جس طرح آج مغربی طاقتیں بغداد کے خلاف اکٹھی ہوئی ہیں اسی طرح اس زمانے میں بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت اور جذبے کے ساتھ' صلاح الدین کے خلاف اکٹھی ہوئی تھی اور اس روح کے ساتھ اکٹھی ہوئی تھیں کہ گویا یہ مذہبی جنگ ہے' اس روح نے ان کی اندر دیوانگی کی ایک کیفیت بھی پیدا کر دی تھی۔ پس زیادہ شدت اور جذبے کے ساتھ صلاح الدین کی طاقت کو توڑنے کے لئے مغرب نے بار بار کوششیں کیں اور باوجود اس کے کہ وہ نسبتاً کمزور تھا' باوجود اس کے کہ وہ کوئی غیر معمولی جنگی صلاحیتیں نہیں رکھتا تھا اس کے باوجود ہر بار اللہ تعالیٰ اس کو فتح پر فتح عطا کرتا چلا گیا۔ اس میں بعض اور صفات بھی تھیں' وہ ایک بہت نیک اور متوکل انسان تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس پر یورپ کے شدید ترین معاند بھی حرف گیری نہیں کر سکے کہ اس نے یہ ظلم کیا اور یہ بد اخلاقی کی۔ چنانچہ وہ محققین جنہوں نے بہت کوشش کی ان میں سے بعض نے یہ اعتراف کیا کہ صلاح الدین کے متعلق ہم نے ہر طرح سے کھوج لگایا کہ کوئی ایک بات اس کے متعلق ایسی بیان کر سکیں کہ جس کی رو سے اس نے بنیادی طور پر انسانیت کی ناقدری کی ہو' انسانی قدروں کو ٹھکرایا ہو' ظلم اور سفاکی سے کام لیا ہو' بد اخلاقی سے کام لیا ہو' مگر ایسی کوئی مثال اس کی زندگی میں دکھائی نہیں دی۔

ایک ہی مثال ان کے سامنے آئی اور یہی مصنف لکھتا ہے کہ اس مثال میں بھی جس کو مغرب نے اچھالا' دراصل کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ مثال یہ تھی کہ ایک یورپین شہزادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے مزار کو اکھیڑنے کی نیت کے ساتھ مدینے کی طرف روانہ ہوا تھا اور بہت قریب پہنچ چکا تھا اس کے ارادے بہت بد تھے اس کو صلاح الدین نے بالآخر پکڑ کر اس کی مہم کو ناکام اور نامراد کیا۔ اور جب وہ شہزادہ صلاح الدین کے سامنے پیش ہوا تو اس وقت اس کا پیاس سے برا حال تھا' ایک شربت کا گلاس وہاں پڑا ہوا تھا اس نے وہ گلاس اٹھایا اور وہ پینے ہی لگا تھا کہ صلاح الدین نے تلوار کی ایک ضرب سے وہ گلاس توڑ دیا صلاح الدین نے بہت حکمت عملی کے ساتھ ایک زیادہ طاقتور فوج کو شکست دی تھی اور ان کو صحرا میں آگے پیچھے کر کے ایسے اقدام پر مجبور کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ پانی سے محروم رہ گئے تھے صلاح الدین کی یہ جنگ تلوار کی طاقت سے نہیں بلکہ اعلیٰ حکمت عملی کے نتیجے میں جیتی گئی تھی۔ پس وہ پیاس سے تڑپتا ہوا وہاں پہنچا اور اس وقت شربت کے گلاس سے اس کو محروم کر دیا گیا۔ محققین نے کہا کہ یہ ایک داغ صلاح الدین کے چہرے پر ہے اس کے سوا ہم کچھ تلاش نہیں کر سکے۔ یہ مورخ (جس کی کتاب میں نے ایک لمبا عرصہ ہوا پڑھی تھی' مجھے نام بھی یاد نہیں) لکھتا ہے کہ اعتراض کرنے والے عرب مزاج کو نہیں سمجھتے اور عربوں کی اعلیٰ اخلاقی روایات کو نہیں سمجھتے۔ عرب اعلیٰ اخلاقی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ مہمان کو جو تمہارے گھر کا پانی پی چکا ہو یا تمہارے گھر کا کھانا چکھ چکا ہو قتل نہیں کرنا' چاہے اس نے کیسا ہی بھیانک جرم کیا ہو۔ اس شہزادے کا جرم اتنا بھیانک تھا یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے مزار کی توہین' کہ صلاح الدین جیسا عاشق رسول ؐ کسی قیمت پر اس کو معاف نہیں کر سکتا تھا۔ پس اس کے نزدیک یہ بد اخلاقی ہوتی کہ یہ اس کی میز سے پانی پی لیتا اور پھر اس کو وہ قتل کرتا۔ یہ بد اخلاقی نہ تھی کہ مرنے سے پہلے ایک دو سیکنڈ اور اس کو پیاس میں تڑپتے رہنے دیتا۔ پس صلاح الدین ایک بہت ہی عظیم شخصیت تھی جو اسلامی اخلاق کا ایک عظیم الشان مرقع تھا ایسا حیرت انگیز مرقع کہ بعض مغربی مورخین نے اس کو عمر بن عبد العزیز ثانی کہنا شروع کر دیا اور وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز میں جو صلاحیتیں اور جو روحانیت' جو اعلیٰ اخلاق موجود تھے وہ سینکڑوں سال کے بعد صلاح الدین کی صورت میں عرب دنیا میں دوبارہ ظاہر ہوئے۔

(خلیج کا بحران ص 167)

خاندانی تعارف صلاح الدین کردوں کے ایک قبیلہ "رادادیہ" کا کرد تھا۔ اور اس کا باپ ایوب نجم الدین بھی کردوں ہی کے گاؤں احتقان میں پیدا ہوا تھا۔ اس خاندان کے سربراہ کا نام شادی تھا۔ شادی کے دو بیٹے تھے۔ ایوب نجم الدین اور شیر کوہ۔ تلاش روزگار میں شادی اپنے خاندان کو پہلے بغداد لے گیا اور پھر وہاں سے تکریت چلا گیا۔ اس زمانہ میں تکریت کا قلعہ بہت اہم تھا۔ شادی کے انتقال کے بعد نجم الدین اور شیر کوہ تکریت سے چل کر موصل کے حاکم عماد الدین زنگی کے پاس پہنچے۔ سلطان صلاح الدین کی پیدائش اس رات ہوئی جب اس کا باپ نجم الدین تکریت سے نکل کر عماد الدین زنگی کے پاس جا رہا تھا۔ یہ 1138ء کا واقعہ ہے۔ سلطان نور الدین زنگی نے جب دمشق فتح کیا تو نجم الدین نے بھی اس کی ملازمت اختیار کر لی صلاح الدین کی عمر اس وقت سولہ برس کی تھی۔ شیر کوہ بھی اسی وقت سلطان دمشق کی ملازمت میں تھا۔

بچپن تاریخ سے صلاح الدین ایوبی کے بچپن کا کچھ زیادہ علم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ انہیں بچپن سے ہی مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ وہ درحقیقت فطرتاً تنہائی پسند تھا اور جنگ و جدل کا تو ہرگز دلدادہ معلوم نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی جنگ جس میں اس نے حصہ لیا وہ مصر پر حملہ ہے۔ اس نے انتہائی کوشش کی کہ وہ کسی طرح اس مہم جوئی میں حصہ نہ لے لیکن سلطان نور الدین زنگی اور اس کے چچا شیر کوہ نے اسے مجبور کیا اور اس طرح سے وہ اس مہم میں شریک ہوا۔ شیرہ کوہ اپنی مہم میں کامیاب ہوا اور مصر کا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ لیکن جلد ہی اس کا انتقال ہو گیا اور صلاح الدین نے اس کی جگہ یہ عہدہ سنبھال لیا۔

صلیبی جنگیں سلطان نور الدین کے برسر اقتدار آنے سے پہلے عباسی خلافت کمزور ہو چکی تھی۔ عیسائیوں نے اس صورت حال کا فائدہ اٹھایا اور صلیبی جنگوں کا آغاز کر دیا۔ پہلی صلیبی جنگ میں عیسائیوں کو فتح حاصل ہوئی اور انہوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جلد ہی سلطان نور الدین نے بیت المقدس آزاد کرانے کا بیڑا اٹھایا۔ عیسائیوں نے دوسری صلیبی جنگ کے لئے ایک بہت بڑا لشکر جمع کیا لیکن سلطان نور الدین نے ان کی فوجوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ لیکن سلطان کی وفات کی وجہ سے پھر ایک دفعہ صورت حال بدل گئی اور عیسائیوں کے حوصلے بلند ہوئے اور انہوں نے دمشق پر حملہ کر دیا۔ دمشق کے اس وقت کے فرماں رواؤں نے صلح کر لی۔ جس سے عیسائیوں کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے اب مصر پر حملہ کرنے کی سکیم بنائی اس زمانے میں صلاح الدین ایوبی مصر کا وزیر اعظم تھا۔ اس کی فوجوں نے عیسائیوں کو شکست دی۔

سلطان نور الدین کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں اور رشتہ داروں نے بہت سی علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم کر رکھی تھیں جو آپس میں دست و گریبان رہتی تھیں اور اکثر عیسائیوں سے بھی مل جاتے تھے۔ صلاح الدین کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ جب تک وہ ایک دفعہ پھر اسلامی سلطنت کا انتظام ٹھیک نہیں کرے گا اس وقت تک عیسائیوں سے مقابلہ مشکل ہے۔ اس مشکل کام کو سرانجام دینے میں اس کے تقریباً چودہ سال صرف ہوئے اور 1174ء سے 1188ء تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن آخر کار وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوا اور اسلامی سلطنت کو سلطان صلاح الدین کے زیر اہتمام ایک دفعہ پھر وہی سطوت حاصل ہو گئی جو کبھی پہلے تھی اور جس کا مقابلہ کرنے سے عیسائی حکمران گھبراتے تھے۔ بہرحال اب وقت آ گیا تھا کہ بیت المقدس کو آزاد کرنے کی مہم کا آغاز کیا جاتا۔

دشمنوں میں کرک کا حاکم ریجی نالڈ بھی تھا ریجی نالڈ نے صلاح الدین کے ساتھ ایک چار سالہ عارضی صلح کا معاہدہ کیا ہوا تھا لیکن اس نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک مسلمان قافلہ کو لوٹ لیا اور مسلمانوں کو قتل کر دیا اور کئی قید کر لئے اس پر سلطان صلاح الدین نے قسم کھائی کہ اگر کبھی ریجی نالڈ اس کے ہاتھ آیا تو اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کرے گا۔ اس کے علاوہ ریجی نالڈ نے اس سے پہلے بھی مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس وقت بھی سلطان صلاح الدین نے ایسی قسم کی کھائی تھی کہ اگر کبھی ریجی نالڈ اس کے قابو آیا تو وہ بذات خود اس کی گردن مارے گا۔

بیت المقدس کی فتح غرض سلطان صلاح الدین نے 1187ء کی گرمیوں میں عیسائیوں کے خلاف جہاد کی عام منادی کرا دی۔ اور ایک عظیم لشکر جہاد کے لئے جمع ہو گیا۔ عیسائیوں نے بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی آخر ایک خونریز جنگ کے نتیجہ میں عیسائیوں کو شکست ہوئی اور عیسائی سرداروں نے ہتھیار ڈال دئے اس جنگ میں ریجی نالڈ بھی قید ہو کر سلطان کے سامنے لایا گیا۔ سلطان صلاح الدین نے اپنی دونوں قسمیں پوری کرنے کے لئے اس کا سر اپنی تلوار سے خود قلم کر دیا۔

اس کے بعد سلطان صلاح الدین نے تقریباً تمام فلسطین پر قبضہ کر لیا اور بیت المقدس کا رخ کیا۔ اور جلد ہی بیت المقدس فتح کر لیا گیا۔ اور شہر کے لوگوں نے جان و مال کی حفاظت کی شرط پر شہر سلطان کے حوالے کر دیا۔

تقریباً ایک سو سال پہلے جب عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا تو انہوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کا ایسا بازار گرم کیا تھا جو بیان سے باہر ہے۔ سلطان صلاح الدین اگر چاہتے تو اس فتح کے موقعہ پر اس واقعہ کا بدلہ لے سکتے تھے مگر انہوں نے عیسائیوں سے بڑی شرافت اور فیاضی کا سلوک کیا اور اس بات کو عیسائی مورخین نے بھی تسلیم کیا ہے۔

تیسری صلیبی جنگ مسلمانوں کے بیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المقدس پر قبضہ نے سارے یورپ میں تہلکہ مچا دیا اور سارے یورپ نے تیسری صلیبی جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ پادریوں اور منادوں نے شہروں اور قصبوں میں پر جوش تقریریں کرکے عام پبلک کو ابھارنا شروع کیا پوپ نے فتویٰ دیا کہ جو اس جنگ میں شریک ہوگا اس کے سارے گناہ دھل جائیں گے۔ غرض جلد ہی ایک بڑا لشکر تیار ہو گیا جس میں تقریباً تمام یورپ کے بادشاہ شامل ہوئے۔ اتنے بادشاہوں نے اس سے پہلے کبھی کسی ایک جنگ میں حصہ نہیں لیا تھا۔ ان میں سب سے پیش پیش انگلستان کا بادشاہ رچرڈ تھا۔

اس عرصہ میں نو بڑے معرکے ہوئے اور تقریباً سو سے زیادہ لڑائیاں ہوئیں۔ جو بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ اگرچہ عیسائیوں کو بھی ایک دو لڑائیوں میں برتری حاصل ہوئی لیکن مجموعی طور پر مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا۔ کئی بادشاہ اور امیر اپنے لشکروں کے ساتھ واپس یورپ چلے گئے۔ مگر رچرڈ شاہ انگلستان نے ہمت نہ ہاری اور مقابلہ پر ڈٹا رہا۔ لیکن باوجود انتہائی کوشش کے بیت المقدس فتح نہ کر سکا اور آخر کار اسے صلح کرنا پڑی۔ صلح کی شرط یہ تھی کہ عکا سے لے کریافا تک کے ساحل کی ایک چھوٹی سی پٹی پر عیسائی قابض رہیں گے اور بقیہ علاقہ سلطان کے قبضہ میں رہے گا یہ علاقہ تقریباً پورے فلسطین پر مشتمل تھا اور اس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے لئے حج کا راستہ محفوظ ہو گیا اس طرح تیسری صلیبی جنگ اختتام پذیر ہوئی اور عیسائی لشکر بیت المقدس کی فتح کی حسرت دل میں لئے واپس ناکام و نامراد اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ گیا۔

انتقال اس جنگ کے دوران سلطان صلاح الدین ایوبی نے بہت محنت سے کام لیا تھا جس سے ان کی صحت کافی گر چکی تھی اور اکثر بیمار رہتے تھے۔ لیکن جنگ کی مجبوریوں کی وجہ سے وہ کبھی آرام نہ کر سکے تھے اور نہ ہی اپنے علاج کی طرف پوری طرح توجہ دے سکے تھے۔ مزید برآں جنگ کے دوران بیماری کی وجہ سے بہت سے روزے بھی قضا ہو چکے تھے۔ جنہیں پورا کرنے کے لئے انہوں نے روزے رکھنے شروع کئے۔ اس وجہ سے ان کی صحت مزید گر گئی۔ اور آخر منگل 4۔ مارچ 1193ء کو ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 55 سال تھی۔

نڈر جرنیل سلطان صلاح الدین ایک بہادر اور نڈر انسان تھے۔ دشمن کے لشکر کارات کے وقت چکر لگانا ان کا معمول تھا۔ جنگ کے دوران اپنی فوج کی صفوں میں گھوم پھر کر مجاہدوں کی ہمت بڑھاتے جس سے مجاہدین کا جذبہ جہاد اور بڑھتا اور اس طرح سے محض ان کی اپنی ہمت اور بہادری سے جنگ کا پانسہ پلٹ جاتا۔

ان کی ساری عمر میدان جنگ میں ہی گذری۔ اور خاص طور پر صلیبی جنگوں کے دوران تو انہوں نے اپنے بیوی بچے وطن' گھر بار اور آرام کے سارے سامان چھوڑ دئے تھے۔ اکثر ان کی صحت بھی خرابی کا شکار رہتی۔ ایک دفعہ ان کو جنگ کے دوران ان کے جوان بیٹے اسماعیل کی وفات کی خبر ملی اسی طرح نوجوان بھتیجے تقی الدین عمر کی خبر بھی انہوں نے کمال صبر اور استقامت سے برداشت کی لیکن جہاد کی سرگرمیوں میں ذرّہ بھر بھی فرق نہ پڑنے دیا۔ اگرچہ سلطان کو اپنے بچوں سے بے انتہا محبت تھی مگر خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا جذبہ ان سب محبتوں سے بالا و ارفع تھا۔

اعلیٰ کردار اعلیٰ اخلاق اور کردار میں بھی ان کا نمونہ بے مثال تھا۔ شریعت کے پوری طرح پابند تھے اور دینی احکام پر ہمیشہ عمل کرتے تھے۔ نماز ہمیشہ باجماعت ادا کی اور کبھی اس میں کسی قسم کے حالات جنگ و امن یا سفر و حضر کو مانع نہ سمجھا۔ بیماری میں بھی امام کو گھر پر بلا کر باجماعت نماز ادا کرتے۔ روزے بھی بڑی پابندی سے رکھتے۔ آخر کے چند سالوں میں بیماری کی وجہ سے کچھ روزے قضا ہوئے تو امن بحال ہونے پر ان کو پورا کیا اور یہی ان کی موت کا سبب ہوا۔

ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ وہ ایک عادل رحمدل اور مہربان انسان تھے اور کمزوروں کی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ عدالت کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھتے۔ سلطان تک پہنچنے کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ تھی اور ہر شخص کو فوری انصاف ملتا۔

سلطان صلاح الدین کی فیاضی اور سخاوت کا شہرہ عام تھا۔ کبھی کوئی سائل نامراد واپس نہ جاتا۔ ان کی وفات کے وقت وراثت میں کل 47 درہم اور ایک سونے کا ٹکڑا ملا۔ اس کے علاوہ نہ انہوں نے کوئی جاگیر چھوڑی نہ جائیداد نہ کچھ اور۔ فیاضی اور سخاوت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

حلم اور بردباری ان کا شیوہ تھا۔ کبھی کسی سے کرخت اور غصے سے بات نہ کرتے۔ چاہے ملازم یا نوکر ہی کیوں نہ ہو۔ مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ مہمان چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کی بڑی تواضع کرتے۔

سلطان نے کبھی دھوکے سے کام نہیں لیا۔ اپنی بات اور اپنے وعدے کا ہمیشہ آخیر دم تک پاس کرتے۔ جب تک مخالف اپنے وعدوں کا پاس کرتے وہ بھی چاہے حالات کیسے ہی ہوں ان وعدوں کو پورا کرنے کا اہتمام کرتے۔

فلاح و بہبود کے لئے بھی ان کے کام بے مثال تھے۔ اپنی ساری سلطنت میں مدرسے اور کالج قائم کئے۔ مسافر خانوں اور شفاخانوں کا اہتمام کیا۔ مسجدیں اور سرائیں تعمیر کروائیں۔ غرض انہوں نے اپنے عہد میں بے شمار نیک کام کئے۔

ان کی رحم دلی۔ خدا ترسی۔ عفو و درگذر اور بردباری بے مثال تھی۔ انفرادی طور پر وہ کبھی تعصب نہ برتتے تھے۔ اپنی عیسائی رعایا کی حفاظت وہ اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ یورپ میں انہیں بہادری کا نمونہ مانا جاتا ہے۔ ان سے کبھی بلاوجہ سختی کا اظہار نہیں ہوا۔ قیدیوں کو رہا کرنے اور انعام و اکرام سے نوازنے میں وہ بہت فیاض تھے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کا نام آج بھی نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ عیسائی دنیا میں بھی ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔ ان کے کارنامے اور فتوحات کا ذکر مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن کو تیز کر دیتا ہے۔ زندگی کی مایوسیوں اور تلخیوں میں سلطان کا نمونہ ہمیشہ مسلمانوں کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوا ہے۔ یورپ کے زمانہ حال کے

نامہ نگاروں اور سوانح نگاروں نے بھی ان کا تعارف انتہائی اچھے الفاظ میں کر ہے۔ اور انہیں تمام اخلاقی کردار 'بہادری' فیاضی' رحم دلی' اور عدل و انصاف کی خوبیوں سے بھرپور مانا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والے باوجود اس کے کہ مکہ کے روساء کے لڑکے تھے اور متمول خاندانوں میں سے تھے۔ ان کا اس حال میں خاتمہ ہوا۔ کہ انہیں اپنی قربانیوں کا کوئی بھی پھل کھانا نصیب نہ ہوا۔ وہ خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے تھے۔ کہ تمہیں جنتیں ملیں گی۔ ان میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں باغات ہوں گے۔ ان میں سائے ہوں گے۔ ان میں راحت و آرام کے تمام سامان ہوں گے۔ پڑھتے پڑھتے مرگئے۔ مگر انہوں نے اپنی قربانیوں کے پھلوں میں سے کوئی پھل بھی نہ چکھا۔ لیکن اس نظارہ کو دیکھ کر انہوں نے قربانی چھوڑی نہیں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جب اسلام کی خاطر ہم نے گھر بار چھوڑا۔ اور دنیوی لحاظ سے ہم تباہ و برباد ہو گئے۔ تو ہمیں کیا ملا۔ وہ ایک دوسرے کے بعد اسلام کے لئے کٹتے اور اپنی جانوں کو قربان کرتے چلے گئے۔ انہوں نے اس بات کی پرواہ ہی نہیں کی۔ کہ اگر ہم قربانی کر رہے ہیں۔ تو ہمیں دنیا میں اس کا پھل کیوں نہیں ملا۔ در حقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر قیامت کے وجود پر انہیں ایسا یقین پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اس یقین اور ایمان کے بعد انہیں ساری مصیبتیں بے حقیقت معلوم ہوتی تھیں۔ جب تک کسی کے دل میں قیامت پر ایسا یقین پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک قربانیاں کرنے اور مصائب کو برداشت کرنے کی ہمت اس میں پیدا نہیں ہوتی۔ چونکہ آخرت پر ان کو کامل یقین پیدا ہو چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے قربانیاں کیں۔ اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ دنیا میں ان کی قربانیوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

(الفضل 30 مئی 1944ء)

بقیہ صفحہ 4

خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا...... بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہو گا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"

لوگوں کی تکالیف اور شرارتوں سے آپ کبھی مرعوب نہیں ہوئے۔ اس بارہ میں فرمایا:

"کوئی معاملہ زمین پر واقعہ نہیں ہوتا۔ جب تک پہلے آسمان پر طے نہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور وہ اپنے بندہ کو ذلیل اور ضائع نہیں کرے گا۔"

(ملفوظات جلد 1 ص 302)

حضرت مصلح موعود...... کا ایک شعر اسی مضمون کو یوں بیان فرما رہا ہے۔ ؎

تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفس وحشی و جفا کیش اگر رام نہ ہو

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

صبر کرو

ہماری جماعت کو چاہئے کل ناکردنی افعال سے دور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں...... بعض لوگ تو غصہ سے سودائی ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی سر میں پتھر مار لیتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیرو مرشد کو گالیاں دی جاویں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاویں تو کیسا جوش ہوتا ہے مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔

ایسا نہ کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 104

غصہ اگر واقعتاً خدا کے لئے ہو تو باعث برکت ہے۔

قارئین کی دلچسپی کے لئے غصہ کے مفید پہلو پر مبنی ایک واقعہ پیش ہے۔

تذکرۃ الاولیاء اردو میں حضرت جنید بغدادیؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ:۔

"کسی بزرگ نے ابلیس کو فرار ہوتے دیکھا اور وہ بزرگ جب آپ کے پاس پہنچے تو آپ کو بہت غضب ناک حالت میں پایا' چنانچہ اس بزرگ نے کہا کہ غصہ تھوک دیجئے کیونکہ غصہ کی حالت میں شیطان غالب آجاتا ہے۔ اس کے بعد جب راستہ کا واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابلیس میرے غصہ سے بھاگتا ہے کیونکہ دوسرے لوگ تو اپنے نفس کی خاطر غصہ کرتے ہیں۔"

(تذکرۃ الاولیاء اردو ص 203

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت با سعادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا فہیم احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم کو مورخہ 19- نومبر 1998ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مرزا رقیم احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مصلح موعود کا پڑپوتا اور مکرم عبدالشکور بھٹی صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم توقیر احمد صاحب MES لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17- نومبر 1998ء بروز منگل تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نومولود کا نام ثمر احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نومولود مکرم میاں عطاء اللہ نسیم بھیروی صاحب دارالرحمت وسطی کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی، نیک، خادم سلسلہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم گل خان صاحب ولد نور محمد خان (مرحوم) ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ساہیوال کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام طیب گل تجویز ہوا ہے نومولود مکرم لطیف احمد صاحب بصیر پور ضلع اوکاڑہ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے اس کی درازی عمر اور خوش بخت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالحلیم صاحب امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد کی والدہ محترمہ نیامت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف کھاریاں مورخہ 98-11-19 بروز جمعرات صبح 30-4 بجے بعمر 94 سال کھاریاں میں وفات پاگئیں۔ ان کا جسد خاکی اسی روز ربوہ لایا گیا اور اگلے روز جمعہ بعد از نماز جمعہ بیت الاقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی انچارج پولینڈ تحریر کرتے ہیں۔

31- اکتوبر 1998ء بروز ہفتہ نن سپیٹ مشن ہالینڈ میں خاکسار کی بیٹی صائمہ کریم محمود کا نکاح مکرم مولانا عبدالحکیم اکمل صاحب سابق مبلغ انچارج ہالینڈ نے دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر عزیزم عمران احمد ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایم ایس سی کے ساتھ پڑھا۔

ہماری اس خوشی میں شرکت کے لئے کثرت سے مہمان انگلینڈ۔ جرمنی۔ بیلجیئم۔ پاکستان اور ہالینڈ سے تشریف لائے۔

یکم نومبر 1998ء کو عزیزم عمران احمد کی طرف سے ہمبرگ جرمنی میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثرت سے احباب جماعت جرمنی تشریف لائے۔

تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت کرے اور حقیقی خوشیاں نصیب کرے۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے
خواتین ربوہ کا اعزاز!

○ کالج کی طالبات نے جڑانوالہ گرلز کالج میں منعقد ہونے والے بین الکلیاتی مقابلہ جات میں شرکت کی اور کالج ہذا کی عزیزہ شاہدہ نے اردو مقابلہ نظم میں اول اور عزیزہ شوکت سلطانہ نے پنجابی مباحثہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

اعزاز

○ مکرم عارف محمود ثاقب صاحب ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج، لاہور ابن مکرم محمد داؤد صاحب (سابق سٹیشن ماسٹر ربوہ، حال امریکہ) نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اکتوبر 1998ء میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے اردو میں ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کے مقالے کا عنوان تھا۔

"سجاد باقر رضوی کی ادبی خدمات۔ پاکستانی ادبی طرز احساس کے تناظر میں"

مکرم عارف ثاقب صاحب نے 1985ء میں ایم اے (اردو) میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا اور 1992ء میں علامہ اقبال یونیورسٹی سے ایم۔ فل کی ڈگری حاصل کی۔

ان کی تصانیف میں "انجمن پنجاب کے مشاعرے، اور "تنقید" (مضامین) شامل ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم و عرفان میں برکت دے اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔

اعلیٰ کامیابی

○ عزیزہ حامدہ صدیقہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تحت 1998ء میں مقالہ بعنوان "فضائل القرآن" تحریر کیا تھا جو اول انعام کا مستحق قرار پایا ہے اور محترمہ صدر صاحبہ نے 98-11-8 کی تقریب میں اول انعام سے نوازا ہے۔ عزیزہ نے قبل ازیں 1997ء میں بھی مقالہ تحریر کیا تھا وہ بھی اول انعام کا مستحق قرار پایا تھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے علم میں اضافہ فرمائے اور صحت کے ساتھ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طالبہ کا اعزاز

○ عزیزہ نائلہ عنبرین مخدوم بنت مخدوم واجد حسیب صاحب مصطفےٰ آباد فیصل آباد متعلم جماعت نہم ایم سی گرلز ہائی سکول بھوانہ بازار فیصل آباد کے سالانہ تقریری مقابلہ میں سکول میں اول قرار پائی اور پھر آل فیصل آباد سکولز کے مقابلہ میں دوم انعام کی مستحق قرار پائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز بابرکت بنائے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ / سرٹیفکیٹ (ٹورسٹ سروس گائڈ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں بیچلر ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم -/100 روپے کے عوض روزنامہ Nation (مورخہ 25- نومبر 98ء) میں دیئے گئے ایڈریسز سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17- دسمبر 98ء ہے۔

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے BBA (آنرز) اور MBA میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ BBA تین سالہ اور MBA دو سالہ پروگرام ہے۔ میرٹ کا تعین سابقہ تعلیمی ریکارڈ۔ رجحان ٹیسٹ اور انٹرویو پر کیا جائے گا داخلہ فارم مرکزی دفتر اسلام آباد سے یا علاقائی دفاتر سے 500 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17- دسمبر 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل ضلع بہاولپور، بہاولنگر و ضلع خانیوال میں چندہ الفضل کی وصولی کے لئے اور توسیع اشاعت کے لئے دورہ پر آرہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

واقفین نو کے والدین
توجہ فرمائیں

○ (I) واقفین نو کے والدین سے گذارش ہے کہ آپ بچوں کے جو کاغذات مرکز بھجوائیں ان میں سے ہر کاغذ پر بچے کا حوالہ نمبر ضرور درج فرمائیں۔ حوالہ نمبر اندازے سے نہیں بلکہ چیک کر کے درست حوالہ نمبر تحریر کریں۔

(II) نیز بچے کا نام اور کوائف بھی احتیاط سے درج کریں۔ معمولی سی تبدیلی بھی وکالت کے لئے مشکل پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہے مثلاً کسی بچے کا نام "احمد مبشر" درج کروایا گیا ہے اور بعد میں "مبشر احمد" لکھ کر بھجوایا جائے یا محمد مبشر احمد لکھ دیا جائے تو دقت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح بچے کے والدین کے نام اور دیگر کوائف تحریر کرنے میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

(وکالت وقف نو)

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

خون کا عطیہ دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 27- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ

28-نومبر- غروب آفتاب 5-07

29-نومبر- طلوع فجر 5-20

29-نومبر- طلوع آفتاب 6-47

عالمی خبریں

اسامہ بن لادن پر حملہ

اسامہ بن لادن پر حملے کرنے کی تیاری کرنے والے چار حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا گیا۔ سعودی عرب نژاد اسامہ کو ہلاک کرنے کا ٹارگٹ حزب اسلامی کے سابق کمانڈر ملاہمایوں کو دیا گیا۔ الزام لگایا گیا ہے کہ منصوبہ اقوام متحدہ کے پروگرام برائے خوراک کے نمائندے کے گھر میں تیار کیا گیا۔ افغان خفیہ ایجنسی نے منصوبہ کی خبر بروقت طالبان کی ہائی کمان کو دے دی۔ چنانچہ اسامہ کی رہائش گاہ سے دو کلومیٹر دور ناکہ لگا کر حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا گیا۔

افغان وزیر اطلاعات قید سے فرار

افغان وزیر اطلاعات روسی قیدیوں کی قید سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ شمالی اتحاد کے زیر کنٹرول صوبہ قونز پر طالبان ملیشیا کے حملوں کے دوران ملا امیر کو گرفتار کیا گیا تھا۔

مزید دس دن کی مہلت

اسامہ بن لادن کے خلاف ثبوت کی فراہمی کے لئے افغان سپریم کورٹ نے امریکہ کو مزید دس دن کی مہلت دے دی ہے۔ یہ مہلت 30- نومبر تک ہے۔ ایسا اس مقصد کے لئے کیا گیا ہے تاکہ امریکہ کو پروپیگنڈہ کا موقع نہ مل سکے۔

پاکستان طالبان کو راضی کرے

امریکہ نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے کے لئے پاکستان طالبان کو راضی کرے۔ چونکہ پاکستان طالبان کے بے حد قریب ہے اس لئے وہ اپنا اثرورسوخ استعمال کرے۔ اسامہ کو امریکہ کے حوالے نہ کیا گیا تو طالبان اور امریکہ کے تعلقات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔

بی جے پی کی شکست

بھارت کے چاروں صوبوں میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں تین میں بی جے پی کو شکست ہو گئی۔ جبکہ ایک صوبہ میں معمولی اکثریت حاصل ہوئی۔ ہندو انتہا پسندوں کے گڑھ دہلی اور راجستھان میں کانگریس کو اکثریت حاصل ہو گئی۔ میزورام میں بھی شکست ہوئی جبکہ مدھیہ پردیش میں معمولی اکثریت حاصل ہوئی۔ لکھنؤ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیراعظم واجپائی نے مڈٹرم الیکشن کے امکانات کو تسلیم کر لیا۔

دو ٹرینوں میں ٹکر

بھارتی پنجاب میں دو ٹرینوں میں ٹکر سے 100 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ قصبہ کنہ کے قریب پہلے ایک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی بعد ازاں ایک تیز رفتار ایکسپریس ٹرین اس سے جا ٹکرائی۔ اڑھائی سو افراد زخمی ہوئے۔ 16- بوگیاں مکمل تباہ ہو گئیں۔

جاپان نے معافی مانگ لی

ماضی میں جارحیت اور مظالم پر جاپان نے چین سے معافی مانگ لی ہے اور گہری پشیمانی کا اظہار کیا ہے۔ دونوں ملکوں کے دوران ہاٹ لائن قائم کرنے پر بھی اتفاق کیا گیا تین سال قبل بھی معذرت کی گئی تھی اب اس کا اعادہ کیا گیا ہے۔

سلامتی کونسل روکے

عراق نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل معائنہ کاروں کو اشتعال انگیزی سے روکے۔ اسلحہ انسپکٹروں کے سربراہ مسلسل زہر گھول کر عراق اور اقوام متحدہ کے تعلقات خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سلامتی کونسل ان کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کے متعلق چھان بین کرائے۔

انڈونیشیا میں 54 طلباء زخمی

انڈونیشیا میں فوج کے ساتھ تصادم میں 54 طالب علم زخمی ہو گئے۔ مظاہرین جاوا میں ملٹری چیف سے مل کر فوج کے سیاسی کردار پر احتجاج کر رہے تھے۔ احتجاج کرنے والے طلباء پر سپاہیوں نے سخت لاٹھی چارج کر دیا۔

ملکی خبریں

فوج کو تفتیش کا اختیار

صدر مملکت نے ایک ترمیمی آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت فوج کو مقدمات میں تفتیش کا بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔ یہ اختیار فوج کی طرف سے مطالبے پر دیا گیا ہے۔ یہ تفتیش ضابطہ فوجداری کے طریقہ کار کے مطابق ہو گی۔ فوجی عدالتوں میں ان مقدمات کی تفتیش کی جا سکے گی جہاں فوج سمجھے کہ اس میں کوئی سقم رہ گیا ہے۔

بھارت کو بجلی کی برآمد

بھارت کو دو ہزار میگاواٹ بجلی فروخت کرنے کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ دو روزہ مذاکرات اسلام آباد میں ختم ہو گئے۔ تیکنیکی امور اور قیمت کے معاملات اگلے ماہ نئی دہلی میں طے پائیں گے۔

وزیراعظم نے مطالبہ مسترد کر دیا

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی ختم کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا۔

ڈالر سستا ہو گیا

آئی ایم ایف کے امدادی پیکج کے ساتھ ہی سٹاک مارکیٹ میں تیزی آ گئی۔ حجم میں سوا 8- ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔ ڈالر تین روپے سستا ہو کر 53 روپے کا ہو گیا۔

بینظیر کا حکم تھا

بینظیر بھٹو کے خلاف ناجائز اثاثوں کے کیس میں سرکاری گواہ بینظیر بھٹو کے سابق پرسنل سیکرٹری احمد صادق نے بیان دیا ہے کہ بینظیر کا حکم تھا کہ زرداری کو خوش رکھو۔ گواہ نے تسلیم کیا کہ معاملات زرداری کے فرنٹ مین طے کرتے تھے۔ آصف زرداری کی کوئی سرکاری حیثیت نہ تھی۔

سوئس حکومت کا کردار

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ احتساب اور انتقام میں فرق ہے۔ سوئس حکومت نے گندا کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کا دوسرا بڑا صوبہ فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ فوری تدارک نہ کیا گیا تو ممکن ہے کہ صوبہ میں مکمل مارشل لاء قائم ہو جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم پاکستان کو بنیاد پرست ملک بنا کر اپنے مذموم عزائم کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔

ارکان اسمبلی معطل نہیں ہوئے

لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی کے ارکان سمیع اللہ چوہدری اور افضل گل کو معطل نہیں کیا۔ عدالت عالیہ نے گذشتہ روز مذکورہ اراکین پنجاب اسمبلی کے خلاف نااہلی کی درخواست پر صرف نوٹس جاری کئے۔ عبوری حکم امتناعی کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

پاکستان فائنل میں

پاکستان نابینا افراد کے پہلے کرکٹ ورلڈ کپ کے فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ نابینا کرکٹرز نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ فائنل جنوبی افریقہ کے ساتھ ہو گا۔

اقوام متحدہ کو ایم کیو ایم کا خط

ایم کیو ایم نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ ہمارے اراکین پارلیمنٹ پر حکومتی تشدد کا نوٹس لے۔ حکومت ہمارے گرفتار شدہ اراکین پر وفاداریاں تبدیل کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہی ہے تشدد کے باعث ان کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہیں۔

مکان برائے فروخت
محلہ دارالبرکات برقبہ 5 مرلہ، رہائش و کمرشل تعمیر، پانی بجلی، سوئی گیس کی سہولت موجود ہے۔
رابطہ کیلئے: پیرا پوٹی ایجنسی بلال مارکیٹ ربوہ
پروپرائیٹر: ارشد خان بھٹی
فون آفس 212764
گھر 211379

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs, Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts, Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

خوبصورت تیار برقعوں اور لیڈیز سوٹوں پر سیل
نئے رنگوں، نئی ورائٹی میں اعلیٰ کوالٹی کے فینسی
ڈبل جارجٹ، ٹرپل جارجٹ، سٹون واش اور ہر موسم کے مطابق نئے رنگوں نئے فیبرکس میں اعلیٰ کوالٹی کے تیار کوٹ اور برقعے دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کوٹ پتلون، ڈبل بریسٹڈ سوٹ، ٹو پیس سوٹ مردانہ تیار مل سکتے ہیں اور کوٹ پتلون کیلئے کپڑا بھی دستیاب ہے۔ برقعوں اور کوٹ پتلون کی سلائی اور لیڈیز سوٹوں پر کڑھائی بھی کی جاتی ہے
سیل محدود مدت کیلئے ہے۔ بوجہ سیل جمعہ اور اتوار دوکان کھلی رہے گی۔ ☎: 211365
ایم اشرف ٹیلرز ریڈی میڈ اینڈ کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ

پاکستانی ادویات اپنائیں۔ قیمتی زرمبادلہ بچائیں
جرمن ہومیو فارمیسی GHP کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹنسی
CM, 1000, 200, 30, 6X پوٹنسی، جرمن سیل بند شیشی میں
نہایت زود اثر قطرے / گولیاں دستیاب ہیں
کوالٹی و تاثیر میں اعلیٰ ___ قیمت انتہائی مناسب
ایک بار خریدیں گے ___ باقی سب کو بھول جائیں گے
ڈاکٹرز اور سٹاکسٹ حضرات کے لئے خصوصی رعایت
تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ فون نمبر 04524-212399
خصوصی رعایت کیساتھ